احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 30 مئی 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L.29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 30 مئی 2003ء 27 ربیع الاول 1424 ہجری-30 ہجرت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 118

اللہ نے خلیفہ بنایا

حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کی ایک مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اللہ کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی نافرمانی کی اور نہ کبھی انہیں دھوکا دیا پھر اللہ نے عمر کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم نہ میں نے کبھی ان کی حکم عدولی کی نہ کبھی غلط بیانی کی۔ پھر اللہ نے مجھے خلیفہ بنا دیا کیا میرے تم پر وہی حقوق نہیں جو ان پہلے خلفاء کے مجھ پر تھے۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب ہجرۃ الحبشہ - حدیث نمبر 3583)

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے

ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گے

خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں

جان سے پیارے احباب جماعت!

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اچانک وصال پر ایک زلزلہ تھا جس نے سب احباب جماعت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہماری آنکھیں اشکبار اور دل غمگین اور محزون ہیں مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی اور اس کی تقدیر پر سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ ہمارے دل کی آواز اور ہماری روح کی پکار اِنَّا لِلّٰہِ (۔) ہی ہے۔ ہم سب خدا کی امانتیں ہیں اور اس کی طرف سے آنے والے اس بھاری امتحان کو قبول کرتے ہیں۔

ہمارا رب کتنا پیارا ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان کو دنیا کی اصلاح اور (۔) شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے۔ اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305`306)

یہ خدا تعالیٰ کا بے شمار فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدہ کے موافق حضور رحمہ اللہ کی وفات پر جو خوف کی حالت پیدا ہوئی اس کو امن میں بدل دیا اور اپنے ہاتھ سے قدرت ثانیہ کو جاری فرما دیا۔ پس دعائیں کرتے ہوئے آپ میری مدد کریں کیونکہ ایک ذات اس عظیم الشان کام کا حق ادا نہیں کرسکتی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔ دعائیں کریں اور بکثرت دعائیں کریں اور ثابت کردیں کہ ہمیشہ کی طرح آج بھی قدرت ثانیہ اور جماعت ایک ہی وجود ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ رہیں گے۔

قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فرماتے ہیں: "جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو۔ اس طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹا۔"

پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس (لندن 11 مئی 2003)

(الفضل انٹرنیشنل 23 مئی 2003ء)

یوم خلافت کے بابرکت موقع پر احباب راولپنڈی کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

میرے پیارے احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی

الحمدللہ کہ آپ 25 رمئی بروز اتوار یوم خلافت منا رہے ہیں اللہ مبارک فرمائے اور اس کی برکتوں سے تمام احباب جماعت کو مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے پیشگوئی فرما رکھی تھی (۔) اس وعدہ کے موافق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی بعثت ہوئی اور پھر آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اچانک وصال نے ہماری کمریں توڑ کر رکھ دی تھیں اور وہ بظاہر ایک غم کے پہاڑ سے کم نہیں تھا لیکن خدائے غفور ورحیم کا فضل اور احسان دیکھیں کہ اس نے قدرت ثانیہ کا ظہور فرما کر ہمارے زخمی دلوں کی سکینت کے ایسے سامان فرما دیئے کہ ہم ایک بار پھر وحدت کی لڑی میں پروئے گئے اور جماعت کا شیرازہ اسی طرح مضبوطی سے قائم دائم رہا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ خود بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا۔ جسے خدا یہ کرتہ پہنائے گا کوئی نہیں جو اس کرتے کو اس سے اتار سکے یا چھین سکے۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے لوگ بعض اوقات حقیر بھی سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک ایسا جلوہ فرماتا ہے کہ اس کا وجود دنیا سے غائب ہو کر خدا تعالیٰ کی قدرتوں میں چھپ جاتا ہے۔ تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور اپنی تائید ونصرت ہر حال میں اس کے شامل حال رکھتا ہے۔ اور اس کے دل میں اپنی جماعت کا درد اس طرح پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ اس درد کو اپنے درد سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے اور یوں جماعت کا ہر فرد یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کا درد رکھنے والا، اس کے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا اس کا ہمدرد ایک وجود موجود ہے۔

اس زمانہ میں جماعت خدا تعالیٰ کی نظر میں بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے اور اب کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ خلافت احمدیہ انشاء اللہ اس شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے وعدے فرمائے تھے۔

اس موقع پر میرا پیغام آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ **وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی۔ اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔**

خلافت کے استحکام کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی اور اس کی برکات سے فیض یاب ہونے کی تلقین کرتے رہیں اور سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں برکات خلافت کے تذکرے اپنی محفلوں میں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے اور آپ کے اخلاص اور وفا میں مزید اضافہ کرے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے حصہ وافر عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

یہ پیغام محترم فضل الرحمن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے جلسہ یوم خلافت میں پڑھ کر سنایا۔ اس جلسہ میں مکرم عبدالسمیع خاں صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے منصب خلافت اور برکات خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور مکرم عبدالمنان ناہید صاحب اور مکرم جنرل (ر) ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے اپنا کلام سنایا۔ جلسہ میں ایک ہزار مرد وزن نے شرکت کی۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1985ء

یکم	جنوری	ناروے کے ایک ریڈیو سٹیشن سے جماعت احمدیہ کا پروگرام ہفتہ میں دو دن ایک ایک گھنٹہ کے لئے اردو، انگریزی اور سکنڈے نیوین میں باقاعدگی سے نشر ہونا شروع ہوا۔
24	جنوری	واہ ضلع ہزارہ کے ایک احمدی کو اعتکاف کرنے کے جرم میں ایک سال قید اور 500 روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔
28	جنوری	امیر ضلع سکھر مکرم نجم الحق صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جس میں وہ شدید زخمی ہوئے۔
8	فروری	الفضل ربوہ کی بندش کی وجہ سے لندن سے ہفت روزہ النصر کا اجراء۔
8 تا 10	فروری	سیرالیون کا 35 واں جلسہ سالانہ۔
15	فروری	کولون جرمنی میں نئے مشن ہاؤس کے لئے عمارت خرید لی گئی۔
	فروری	وولٹا ریجن غانا کی پہلی علاقائی کانفرنس۔
	فروری	روانڈا اور برونڈی میں عبدالوہاب احمد صاحب کے ذریعہ جماعت کا پودا لگا۔
2	مارچ	جماعت ہالینڈ کا تیسرا نیشنل رابطہ ڈے۔
15	مارچ	انعام الرحمان صاحب کو سکھر میں شہید کر دیا گیا۔
17,16	مارچ	وارنگل بھارت میں سالانہ صوبائی کانفرنس۔
17	مارچ	حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نائب وکیل المال ثانی مقرر ہوئے۔
19	مارچ	مانسہرہ کے ایک احمدی کو السلام علیکم کہنے کے جرم میں 6 ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔
25	مارچ	حکومت پنجاب نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے پابندی اٹھالی لیکن الفضل پر بندش بدستور برقرار رہی۔
29 تا 31	مارچ	ربوہ میں جماعت کی 66 ویں مجلس مشاورت۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے صدارت کی۔
	مارچ	ماریشس میں احمدیہ بیوت الذکر کا تعارف سیاحوں کے لئے حکومتی کتابچہ میں شامل کر لیا گیا۔
	مارچ	نائیجیریا میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع۔
3 تا 7	اپریل	اطفال کا آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ 29 ٹیموں نے حصہ لیا۔
5 تا 7	اپریل	اسلام آباد برطانیہ میں جماعت برطانیہ کا 20 واں جلسہ سالانہ۔ 48 ممالک کے احمدیوں کی شرکت۔ اسلام آباد میں یہ پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ حضور کی بھرپور شرکت کی وجہ سے یہ مرکزی جلسہ قرار پایا حضور نے 3 خطاب فرمائے۔ حضور نے جماعتی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال 28 بیوت الذکر تعمیر ہوئیں۔ اختتامی خطاب حضور نے قرطاس ابیض کے جواب کے تسلسل میں ''عرفان ختم نبوت'' کے موضوع پر فرمایا۔ کل حاضری 7 ہزار تھی۔

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

شاہد محمود احمد صاحب

آپ نے 1902ء میں بیعت کی اور احمدیت کے لئے اپنا وطن چھوڑ دیا

حضرت مولوی سکندر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مولوی سکندر علی صاحب بھارت کے ایک گاؤں ''لکھن کلاں'' میں چوہدری ولی داد صاحب کے گھر 1865ء میں پیدا ہوئے آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانہ سے تھا۔ آپ دبلے پتلے جسم کے مالک، اور دراز قد تھے۔ آپ نے پانچویں تک تعلیم حاصل کی۔ کھیتی باڑی میں آپ کا دل نہ لگتا تھا اس لئے اپنے گاؤں کے پاس ہی ایک دوسرے گاؤں دیروال میں ایک عیسائی مشن سکول میں پڑھانا شروع کر دیا آپ وہابی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور فطرت میں نیکی اور پاکیزگی کا عنصر نمایاں تھا۔ مذہب سے آپ کا دلی لگاؤ تھا اور مشن سکول میں عیسائیوں سے مذاکرے ومباحثے کرتے رہتے تھے۔ آپ نے بہت فرقے تبدیل کئے لیکن کسی فرقہ میں بھی آپ کو دلی سکون اور چین نہیں ملتا تھا آپ دہریہ بھی ہوئے پھر آپ ملنگ ہو گئے سبز چادر اوڑھ لی اور لوگوں سے ملنا جلنا بہت کم کر دیا۔ صحیح فرقہ کی طرف راہنمائی کے لئے رات سونے سے قبل دو نوافل میں سورۃ یٰسین اکیس روز تک پڑھتے رہے۔

ایک رات خواب میں دو فرشتے آئے اور کہا اللہ تعالیٰ بلاتا ہے خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا تخت ہے جس پر خدا تعالیٰ سبز لباس اوڑھے براجمان ہے دائیں طرف (سب سے بڑے بزرگ) اور بائیں جانب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف فرما ہیں۔ خدا تعالیٰ نے (بڑے بزرگ) کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ اسے جانتے ہو آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا کہ اسے مانتے ہو تو آپ نے نفی میں جواب دیا۔ پھر خدا تعالیٰ فرشتوں سے مخاطب ہوا کہ اسے وہاں پھینک آؤ جہاں زمین ختم ہوتی ہے آپ 18 روز تک وہیں پڑے رہے فرشتوں نے پھر خدا تعالیٰ کے دربار میں پیش کیا اور خدا تعالیٰ نے پھر وہی بات پوچھی تو آپ خاموش رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھ کھل گئی۔

آپ نے حضرت مسیح موعود کے بارہ میں سنا ہوا تھا لیکن ایمان ابھی تک نہیں لائے تھے۔ ایمان لانے سے قبل آپ کی حضرت مسیح موعود سے ملاقات ہوئی اس ملاقات کے متعلق آپ لکھتے ہیں۔

''پہلے پہل جب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کو دیکھا آپ گورداسپور میں پادری مارٹن کلارک کے مقدمہ میں عدالت سے بری ہوئے تھے اور حضور علی احمد وکیل کے باغ میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت حضرت صاحب کی گود میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بیٹھے ہوئے تھے اور میں نے یہ الفاظ اپنے کانوں سے سنے کہ جس طرح (ایک مامور) جب حاکم کے سامنے پیش عدالت ہوئے تھے اور ان کے ساتھ چور بھی پیش ہوا اور حاکم نے (ان) کو کہا تھا کہ میں آپ میں کوئی قصور نہیں دیکھتا آپ بری ہیں۔ اسی طرح آج جب ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش ہوا تو میرے ساتھ بھی چور پیش ہوا اور اسی طرح حاکم نے مجھے بھی یہی کہا کہ آپ بری ہیں آپ کے ذمے قصور کوئی نہیں۔

پھر میں نے موقع پا کر حضرت صاحب کے نزدیک جا کر عرض کی حضور میں نے ایک اشتہار پڑھا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ مسیح جو آنے والا تھا وہ میں آ گیا ہوں۔ جس کے کان سننے کے ہیں سنے اور جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے۔ کیا سچ مچ آپ کا یہ دعویٰ ہے؟ تو حضور نے فرمایا۔ ہاں......... پھر میں نے عرض کی کہ وہ آیات اور حدیثات مجھے بھی سمجھا دیں تا کہ میں رہ نہ جاؤں۔ تو حضور نے فرمایا کہ یہ سیرے (حلوے) کا خیر نہیں یہ تو سمجھنے کی باتیں ہیں۔ اس وقت یہ وقت نہیں قادیان آ جانا وہاں سب کچھ بتا اور سمجھا دیا جائے گا۔ اور نہ یہاں کتابیں ہیں کہ دیدی جاویں وہاں آؤ گے تو مل جاویں گی۔ اور پوچھا تم کہاں رہتے ہو میں نے عرض کی کہ گاؤں میرا لکھن کلاں متصل کلانور ہے۔

حضور نے فرمایا میرے ایک مرید مرزا نیاز بیگ نامی وہاں رہتے ہیں وہاں پہنچ کر ان کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا وہ آپ کو کسی حد تک یہ مسئلہ سمجھا دیں گے لیکن وہ کہتے ہیں میں بھول گیا اور ان سے مل بھی نہ سکا وہ کہتے ہیں کہ آخر مجھے ایک رسالہ ''وفات مسیح'' یا ''فتح دین'' دھرم کوٹ والے مولوی فتح دین صاحب کا مل گیا جس کو پڑھ کر سمجھ آ گئی اور ''راز حقیقت'' رسالہ بھی مل گیا اور براہین احمدیہ چاروں حصے میں نے سیالکوٹ سے منگوائے۔ منگوانے پر پتا لگا کہ یہ تو حضرت مرزا صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے بہت فائدہ ہوا۔ آخر ایک دن ایک احمدی شخص اچانک میرے مدرسہ امین پور میں دھوپ کے مارے اندر آ گئے۔ چارپائی پر براہین احمدیہ دیکھ کر مجھے کہا کہ تم احمدی ہو میں نے کہا مجھے احمدی کا پتا نہیں پھر پوچھا کہ مرزائی ہو۔ میں نے کہا میں نے یہ دونوں نام آج تک نہیں سنے۔ پھر پوچھا کہ تم مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہو میں نے کہا نہیں۔ آخر انہوں نے مجھے بائبل سے کتاب دانیال نبی کا بارہواں باب سنایا اور میری تسلی ہو گئی اور بعد ازاں بندہ اور منشی غلام محمد صاحب پنشنر مدرس جو میرے گاؤں کے ہیں دونوں مشورہ کر کے قادیان چل پڑے اور قادیان آ کر 30 یا 31 مارچ 1902ء کو عصر یا مغرب (یاد نہیں) کے وقت دونوں نے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔

(روزنامہ الفضل 28 دسمبر 2001ء)

بیعت کرنے کے بعد آپ خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے جب واپس اپنے گاؤں آئے اور بیگم کو بتایا کہ میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت کر آیا ہوں تو وہ ناراض ہوئیں کہ سارے لوگ تو مرزا صاحب کو گالیاں دیتے ہیں اور آپ بیعت کر آئے ہیں۔ آپ اپنے چچا اللہ داد کے پاس آئے کہ شاید وہ میرے بیعت کرنے پر خوش ہوں گے لیکن چچا آپ کے ساتھ بہت سختی سے پیش آئے۔ آپ کو تھپڑ بھی رسید کیا اور آپ کے پاس حضرت مسیح موعود کی تصویر بھی تھی جو چچا نے اپنے پاؤں تلے روند ڈالی۔ حضرت مسیح موعود کی تصویر پاؤں تلے روندے جانے پر تو آپ کے جسم میں آگ لگ گئی اور چچا کو بددعا دی کہ جا چچا تو ابتر ہی جائے۔ آپ کے چچا اللہ داد کی اس وقت تین بیویاں تھیں جن میں دو کے بطن سے ایک ایک بیٹی تھی اور تیسری بیوی کے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی اور آپ کا چچا آخر بعد میں بغیر نرینہ اولاد کے ہی مرا۔ چچا نے گاؤں میں یہ اعلان کروا دیا کہ جو سکندر علی کو روٹی بھی دے گا میں اسے گاؤں سے نکال دوں گا آپ واپس دیروال آ گئے لیکن وہاں آپ کا دل نہ لگتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

''پھر ایک دن ہم دونوں (آپ اور غلام محمد صاحب) قادیان آئے۔ جاتے وقت بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے تاکی (کھڑکی) کے اندر جا کر باہر کو ہماری طرف منہ مبارک کر کے کہا کہ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور بار بار قادیان نہیں آتے یا قادیان نہیں رہتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے اور دروازہ بند کر دیا۔ ہم دونوں بہت فکرمند ہوئے کہ یہ عیب تو ہم میں ہے اب کیا کریں۔ جاتے جاتے راستے میں دعا کی یا الٰہی ایسا سبب بنا دے کہ ہم قادیان میں رہیں۔ دعا قبول ہو گئی اور جاتے ہی پادریوں کی طرف سے ہمیں اطلاع ملی کہ یا تو تم مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دو یا نوکری چھوڑ دو۔ ہم نے ان کو جواب دیا کہ نوکر رکھو یا نہ رکھو ہم بیعت نہیں چھوڑ سکتے آخر انہوں نے مارچ یا اپریل 1903ء (یاد نہیں) میں سکول سے علیحدہ کر دیا اور چٹھی لکھ دی کہ بوجہ قادیانی ہو جانے کے ہم ان کو علیحدہ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے آپ کو قادیان آ کر احمدیہ سکول میں پڑھانے کی دعوت دی جو آپ نے بخوشی قبول کر لی۔ احمدیہ سکول میں آپ کی تنخواہ 4 روپے تھی جبکہ اس سے قبل آپ 6 روپے تنخواہ وصول کرتے تھے آپ کی بیگم جو اس وقت تک احمدی نہ تھیں کہنے لگیں کہ لوگ اوپر جاتے ہیں اور آپ نیچے آئے ہیں۔ آپ اپنی بیگم کو بھی قادیان لے آئے کچھ عرصہ بعد قادیان سے متصل گاؤں ''بھینی بانگر'' رہائش کے لئے مکان خریدا اور وہیں رہنے لگے آپ کی اہلیہ محترمہ نے 1904ء میں بیعت کی۔ آپ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بیتے ہوئے وقت کی ایک اور یاد کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ حضرت صاحب جب گورداسپور کرم دین والے مقدمہ میں گئے تو رتھ میں حضرت اقدس اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی تشریف فرما تھے۔ رتھ کے ایک طرف نور احمد صاحب کابلی اور دوسری طرف بندہ رتھ کو پکڑے ساتھ ساتھ بنگلہ نہر سٹھیالی تک گئے۔ سٹھیالی کو کوٹھی جا کر حضرت اقدس رتھ سے اتر بیٹھے اور دری بچھا کر اس پر بیٹھ گئے اور سب دوستوں کے ساتھ مل کر سب نے کھانا کھایا جو گوشت مچھلی اور روٹی وغیرہ گھر سے ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ پھر سب اکٹھے گورداسپور کو روانہ ہوئے جب موضع تتلہ پہنچے تو وہاں چھپڑ (ڈھاب) کے پاس اتر کر نماز ظہر کے لئے سب نے وضو کئے اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے جماعت کرائی اور پڑھ کر چل پڑے اور تحصیل کے قریب ایک مکان کرائے پر لیا اور اس میں رہائش اختیار کی باقی مہمانوں کے لئے خیمہ لگا دیا گیا۔

ایک دن گرمی کی وجہ سے حضور نے ارشاد فرمایا کہ چارپائی چھت پر بچھا دو چارپائی حسب الارشاد بچھائی گئی جب حضور اوپر تشریف لائے تو دیکھا کہ چھت کے منڈیر نہیں ہیں تو فوراً نیچے اتر آئے اور فرمایا کہ بغیر منڈیر والی چھت ہے میں اس پر نہیں سو سکتا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے اور نیچے اندر ہی سوئے اور پنکھا ساری رات ہوتا رہا۔''

(روزنامہ الفضل 28 دسمبر 2001ء)

جب آپ بھینی بانگر والے گھر میں آئے اس وقت تک آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ایک مرتبہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی کہ حضور کوئی اولاد نہیں ہے میرے لئے دعا کریں تب حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا چوہدری صاحب ہم آپ کے لئے دعا بھی کریں گے اور دوا بھی۔ تب 1914/1913ء میں آپ کے ہاں بیٹا ہوا جس کا نام عطاء اللہ رکھا گیا آپ کے بیٹے کی پیدائش کی خبر جب آپ کے گاؤں لکھن کلاں پہنچی تو

برادری نے رواج کے مطابق گڑ اور شکر تقسیم کی اس کے بعد گاؤں کے لوگ انفرادی طور پر اور وفد کی صورت میں آپ کے پاس آتے رہے اور واپس اپنے گاؤں چلنے کا اصرار کرتے رہے مگر آپ کا ایک ہی جواب ہوتا کہ میرے آقا نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ ہمارے پاس آ جائیں لہٰذا اب میں یہ در چھوڑنے کو تیار نہیں۔ تقسیم ہند تک آپ قادیان کے ساتھ والے گاؤں بھینی بانگر میں ہی رہے اور احمدیہ سکول میں پڑھاتے رہے۔ گاؤں کے بہت سارے بچوں اور بچیوں کو قرآن مجید بھی آپ نے ہی پڑھایا۔ گاؤں میں سب چھوٹے بڑے آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور سب آپ کو بھائی جی کہتے تھے۔

تقسیم ہند کے بعد چک 210 گ ب لائلپور میں مرنے والے چچا کی جائیداد حضرت مولوی صاحب اور آپ کے دوسرے چچا نبی بخش کے بیٹے خیردین کے پاس آ گئی آپ مذہبی مسائل کا بہت گہرا علم رکھتے تھے اور اکثر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے مسائل پوچھتے رہتے تھے آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ لائلپور میں بھی آس پاس کے دیہات میں دعوت الی اللہ کی غرض سے جاتے رہتے تھے اور معززین کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہتے تھے آپ ہمیشہ اپنے ساتھ ایک کپڑے کا تھیلا رکھتے تھے جس میں آپ اپنی کتب رکھا کرتے تھے۔ تھیلے میں اور کتب کے علاوہ ایک بائبل بھی ضرور ہوتی تھی۔

آپ کے بیٹے عطاء اللہ آپ کی زندگی میں ہی اپنی جوانی کے عالم میں ایک بیوہ اور چار یتیم بچے چھوڑ کر فوت ہو گئے۔ آپ نے اپنے بیٹے کی وفات پر بے انتہا صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا اور آپ کی زبان پر بیٹے کی وفات کا کبھی شکوہ نہ آیا۔ آپ نے اپنے چاروں پوتوں اور پوتیوں کی بہت ہی اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ یہاں گاؤں میں صرف آپ کا گھر ہی اکیلا احمدی تھا اس لئے گھر پر ہی نماز ادا کرتے تھے۔ نماز کے وقت بچوں کو اپنے ساتھ کھڑا کر کے باجماعت نماز ادا کرتے۔ آپ نے اپنی بہو فاطمہ بیگم کا بہت خیال رکھا اور بہو نے بھی آپ کی بہت خدمت کی۔ مغرب کی نماز کے معاً بعد ہی آپ شام کا کھانا کھا لیا کرتے تھے اور سر شام ہی گھر میں دیا جلانے کی نصیحت فرماتے تھے اور اس کی سختی سے پابندی بھی کرتے تھے۔

آپ نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ہی اپنے تابوت کے لئے لکڑی چروا کر گھر پر رکھی ہوئی تھی اور بہو کو کہا کہ تم اکیلی کہاں میری وفات پر بھاگ دوڑ کرتی رہو گی اس لئے میں پہلے ہی لکڑی چروا رہا ہوں۔ آپ نے اپنے ایک رشتہ میں بھتیجے نور محمد (جو کہ غیر احمدی تھا) کو کہہ رکھا تھا کہ مجھے مرنے کے بعد یہاں مت دفنانا میری میت ربوہ لے جانا۔ آپ نے 22/دسمبر 1955ء بعمر 90 سال وفات پائی آپ موصی تھے اس لئے آپ کی میت ربوہ لائی گئی۔

آپ نے 24/ستمبر 1907ء میں 1/5 حصہ کی وصیت کی۔ مئی 1928ء سے آپ نے ماہانہ آمدنی پر چندہ 1/10 سے بڑھا کر 1/8 کر دیا اس پر بھی آپ کی تسلی نہ ہوئی تو 14 دسمبر 1936ء کو 1/8 سے بھی بڑھا کر 1/7 کر دیا آپ کی قبر بہشتی مقبرہ ربوہ میں قطعہ خاص کے ساتھ شرقی جانب واقع ہے آپ کا وصیت نمبر 78 ہے۔

آپ ساری عمر تدریس کے پیشہ سے منسلک رہے اور عربی اور فارسی پڑھایا کرتے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو بھی پڑھانے کا شرف حاصل تھا۔

آپ کے ہاتھ میں لکڑی کا ایک کھونڈا ہوا کرتا تھا اور آپ سفید پگڑی پہنتے تھے اور بڑھاپے میں ذرا جھک کر چلتے تھے۔ جب آپ کو بتایا جاتا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے تو آپ یکدم جھٹکے سے اٹھتے پگڑی سر پر رکھتے چھڑی پکڑتے اور نماز کے لئے چل پڑتے۔ آپ کو قرآن مجید کی دیگر بہت سی سورتوں کے علاوہ پوری سورۃ البقرۃ بھی یاد تھی اور نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

آپ کی اولاد میں سے میری والدہ حفیظ النساء صاحبہ سے خاکسار واقف زندگی مربی سلسلہ ہے۔ اور سعید احمد صاحب کے ایک بیٹے فہیم احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور مربی سلسلہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے درجات بہت بلند کرے اور آپ کی اولاد کو مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(یہ مضمون رجسٹر روایات نمبر 5 دفتر وصیت کے ریکارڈ اور حضرت مولوی سکندر علی صاحب کے پوتوں اور پوتیوں چوہدری سعید احمد (ربوہ) محترمہ بشریٰ ورک صاحبہ (اسلام آباد) محترمہ حفیظ النساء صاحبہ (راولپنڈی) اور چوہدری منور احمد صاحب (فیصل آباد) کی یادوں سے مرتب کیا گیا ہے۔)

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

وہ چھاؤں چھاؤں شخص اپنے گھنے سایہ سمیت ہم سے جدا ہو گیا

خواجہ عبدالعظیم احمد صاحب

شام 5 بجے کا وقت تھا اور جمعہ کا مبارک روز، شمع خلافت کے پروانے اپنی محبت بھری نظریں اپنے اپنے ٹی وی پر ٹکائے مؤدب و ہمہ تن گوش اپنے آقا و مطاع کا خطبہ سننے کے لئے بیٹھے تھے۔ اسی اثناء میں وہ آسمانی بادشاہت کا موسیقار آتا ہے اور خدا تعالیٰ کی صفت خبیر کی تفسیر و تشریح فرماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عجیب، نہاں در نہاں عمیق رازوں اور گہری خبروں والی خبروں میں غوطہ زنی بھی کرتا ہے اور خدائی صفات کے مظہر اتم اور آئینہ دار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کو بیان کرتے ہوئے آبدیدہ بھی ہوتا ہے۔ کبھی حضرت مسیح موعود کا تذکرہ کرتا ہے۔ کبھی خادم حضرت مسیح موعود حضرت حامد علی صاحب کے سعادت سے بھرپور واقعات کو یاد کر کے خوشی کے آنسو بہاتا ہے کس کو معلوم تھا کہ یہ ہمارے آقا و مطاع کا آخری خطبہ ہے۔ اس کے بعد مجلس عرفان اپنی تمام تر فیض رسانیوں کے ساتھ ہمارے قلب و نظر کو منور کرتی ہے۔ کسی کی دلداری فرماتے ہوئے حضور ان کا حال پوچھتے نظر آتے ہیں۔ اور آخر پر یہ دلداری چوہدری عبدالرشید صاحب کے ساتھ مخصوص ہو جاتی ہے۔ وہ سراپا محبت اور سراپا عشق انگیز ہستی جو محبتوں کی پیکر تھی۔ قضا کا ہر لمحہ اس کی اپنی رخصت کا اعلان کر رہا تھا۔ مگر ہمارے وہم و گمان بھی اس کا تصور نہ کر سکتے تھے۔ سوالات میں عالم برزخ کے متعلق سوال ہوتا ہے اور جواب عطا فرمایا جاتا ہے کہ عالم نیم خوابی ہے۔ اور کبھی سوال ہوتا ہے کہ حضور!! جنت میں ہم لوگ کام کریں گے مثلاً سکول جائیں گے اس پر وہ رشک ارم کھلکھلا کر تبسم فرماتا ہے کہ کائنات کی کلی کلی کھل اٹھتی ہے۔ کیا یہ اشارے تھے ہمیں تو اس وقت معلوم ہوا جب وادی ایمن کا شہزادہ اس کو اداس چھوڑ کر اپنے گھنے سایہ سمیت ہم سے جدا ہو گیا اور ہم اس کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گئے ہیں۔ ربوہ کی فضاء پرنم ہو گئی۔ اور ہر جگہ سے صدائے انا للّٰہ بلند ہونے لگی۔ جب گاڑیاں رکنے لگیں اور وقت تھمنے لگا اور دکانوں کے شٹر گرنے لگے۔ ربوہ کی فضاء اپنے محبوب امام کی رحلت پر افسردہ تھی اور اس غم سے نڈھال کہ ہمارا امام ہمام غریب الوطنی میں ہی چل بسا۔ موسم یکبار غمگین ہو گیا اور ہوا بند ہو گئی۔ سورج موجود تھا مگر اپنی روشنی سے بے خبر غفلت کے پردے میں گم دنیا سے منہ موڑ کر جا بیٹھا تھا۔ ایک عربی شاعر کتنا خوبصورت تخیل کچھ ان الفاظ میں پیش کرتا ہے۔

الشمس طالعة لیست بعاسفة
تبکی علیک نجوم اللیل والقمر

ترجمہ: سورج نکلا ہوا ہے مگر یہ گہنایا ہوا نہیں (یعنی تیری موت سے تاریک پڑ گیا ہے) اور رات کے ستارے اور چاند تجھ پر رو رہے ہیں۔

اس حالت کسمپرسی میں اپنے محبوب امام کی رحلت پر امیر بھی رو رہے تھے اور غریب بھی رو رہے تھے۔ ہر ایک کو آپ کے الطاف خسروانہ یاد آ رہے تھے۔ ہر ایک ذہن میں آپ کے ساتھ محبتوں کی فلم چل رہی تھی۔ صرف ایک شخص کی مثال دوں گا۔ گدڑی میں ملبوس ایک شخص دفاتر تحریک جدید میں تعزیت کے لئے مقررہ جگہ پر آیا۔ اور وہ زار و قطار رو رہا تھا اور ہر شخص کا بازو پکڑ کر کہتا کہ:

"آپ کو پتا ہے کہ ہمارے حضرت صاحب فوت ہو گئے"۔

"جناب! آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے حضرت صاحب فوت ہو گئے"۔

"بھائی صاحب! کیا آپ کو پتا ہے کہ ہمارے حضرت صاحب فوت ہو گئے"۔

یہ الفاظ جب بھی ذہن میں بازگشت کرتے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے کلیجہ میں ہاتھ ڈال دیا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک سوگوار، مغموم و مہموم تھا۔ اس کو ہم نے ہی نہیں بلکہ بیگانوں نے بھی محسوس کیا۔ ان محسوسات کو ہمارے قومی اخبارات نے کچھ ان الفاظ میں بیان کیا۔

"مرزا طاہر احمد کی وفات کی خبر جیسے ہی چناب نگر پہنچی شہر میں تمام کاروبار بند ہو گیا"۔

(روزنامہ جنگ 20 اپریل 2003ء)

"انتقال کی خبر ملتے ہی چناب نگر کی فضا سوگوار ہو گئی اور سوگ کے طور پر تمام بازار و دکانیں بند کر دی گئیں"۔ (روزنامہ دن 20 اپریل 2003ء)

"98 فیصد احمدیوں کی آبادی پر مشتمل چناب نگر میں کاروبار دوسرے روز بھی بند رہے"

(روزنامہ دن 21 اپریل 2003ء)

"یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ربوہ شہر پر تا حال مکمل سکوت طاری ہے۔ بازار، مارکیٹیں، پی سی او اور حتیٰ کہ کیبل آپریٹرز نے جن کا تعلق قادیانی جماعت سے ہے ماسوائے احمدیہ ٹی وی، پی ٹی وی اور جیو کے بند کر رکھے ہیں"۔

(روزنامہ نوائے وقت 22 اپریل 2003ء)

خیر یہ تو ان کی محسوسات تھیں۔ ہمیں معلوم ہے جو ہم پر گزری ہر رات آپ کی یاد چپکے سے دل میں آتی اور نیندوں کو اڑا دیتی۔ خدا گواہ ہے کہ ان تین دنوں میں جب کہ انتخاب نو نہ ہوا دل مٹھی میں بند تھے۔

باقی صفحہ 6 پر

شذرات

جسٹس (ر) جاوید اقبال کی خودنوشت سوانح "اپنا گریبان چاک" سے اقتباسات

جماعت احمدیہ اور جماعتی مشاہیر کے بارہ میں ذاتی مشاہدات

ترتیب: مرزا خلیل احمد قمر صاحب

سپریم کورٹ کے جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال (سابق چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ اور سینیٹر) نے اپنی سوانح حیات "اپنا گریبان چاک" کے نام سے شائع کی ہے۔ فرزند اقبال نے اپنی سوانح میں جماعت احمدیہ اور چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کیا ہے کیونکہ 1961ء میں وہ چوہدری صاحب کے نائب کے طور پر یو این او میں پاکستانی وفد میں شامل تھے۔ اس لئے ان کو چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ 1951ء میں کیمبرج میں زیر تعلیم تھے۔ جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے کینٹب صدر شعبہ فلسفہ گورنمنٹ کالج لاہور کے شاگرد تھے۔ انہی کی کوشش سے ان کو کیمبرج میں داخلہ ملا تھا۔ اس کتاب سے متعلقہ اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

اصل معرکہ

بھٹو تقریباً دو ہفتے نیو یارک ٹھہرنے کے بعد واپس چلے گئے۔ انہوں نے یو این کی چند کمیٹیوں میں شرکت کی۔ مسلم اور افرو ایشین ممالک کے سفیروں کے ساتھ کشمیر کے مسئلہ پر بات چیت کی لیکن اس موضوع پر اصلی معرکہ تو سر ظفر اللہ خان اور کرشنا مینن کے درمیان ہوتا تھا۔ گھنٹوں لمبی منہ زبانی تقریریں ہوا کرتیں کیونکہ اس زمانہ میں یو این کے ممبر ملکوں کی تعداد زیادہ نہ تھی۔ کرشنا مینن کے سیکرٹری رمیش بھنڈاری ان کے پیچھے پیچھے چلتے نظر آتے۔ انہیں میں کیمبرج کے دنوں سے جانتا تھا۔ (ص105)

واحد عبادت گزار

اس زمانے میں فرسٹ پولیٹیکل کمیٹی کے ایجنڈے پر بیشتر موضوعات نو آبادیاتی علاقوں کی آزادی سے متعلق زیر بحث تھے۔ ان میں اکثر ممالک مسلم تھے۔ مثلاً مراکو، الجیریا، تونیسیہ اور سر ظفر اللہ خان نہایت عمدگی سے ان کا کیس پیش کیا کرتے۔ ان کی عدم موجودگی میں میں ان کی کرسی سنبھالتا تھا۔ سپیشل پولیٹیکل کمیٹی میں فلسطین، جنوبی افریقہ اور اسی طرز کے معاملات پر بحث ہوا کرتی تھی۔ بسا اوقات مجھے بھی اسمبلی کی نشستوں پر بولنا پڑ جاتا۔ ہر شام کسی نہ کسی ڈپلومیٹک پارٹی یا کھانے پر جانا پڑتا اور خوب وقت گزرتا کیونکہ یہ زندگی بھی ایک اپنی نوع کی عیاشی کی زندگی تھی۔ اس میں سفیر اور دیگر حضرات کام کے بعد شراب و شباب کے کھیل میں مشغول ہو جاتے۔ سر ظفر اللہ خان واحد شخصیت تھے جو ایسی محفلوں میں نظر نہ آتے بلکہ یو این کے میڈی ٹیشن روم کو اپنی عبادت کے لئے استعمال کرتے۔ شاید اس عبادت کے کمرے کو ان کے سوا کوئی استعمال نہ کرتا تھا۔ (صفحہ 105)

ظفر اللہ خاں کی شخصیت

ستمبر 1961ء میں میں دوسری بار اقوام متحدہ گیا۔ اس سال بھی پاکستانی وفد کی قیادت بھٹو کر رہے تھے۔ نیو یارک کے پاکستان مشن میں خاصی گہما گہمی تھی کیونکہ سر ظفر اللہ خان اس سال جنرل اسمبلی کی صدارت کے امیدوار تھے اور وہ انتخابات میں کامیاب بھی ہو گئے۔ ان کی جگہ شاید خواجہ سعید حسن نے سال بھر کے لئے مشن کی سربراہی کے فرائض انجام دیئے۔ پاکستان نے اگر کبھی بین الاقوامی فورموں میں کوئی کامیابی حاصل کی تو اس میں سر ظفر اللہ خان کی شخصیت کا بڑا دخل تھا۔ وہ نہ صرف سال بھر کے لئے یو این کی جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے بلکہ دو مرتبہ یو این کے تحت بین الاقوامی عدالت میں جج کی حیثیت سے بھی چنے گئے۔ (صفحہ 110)

احساس ذمہ داری

سپیشل پولیٹیکل کمیٹی میں روسی سفیر اور میرے درمیان اس مسئلہ پر بحث نے ایک مکالمہ کی صورت اختیار کر لی..........

کمیٹی میں یہ بحث رات کے دس بجے ہوئی تھی۔ چونکہ سر ظفر اللہ خاں بمطابق معمول رات نو بجے سو جایا کرتے تھے۔ اس لئے میں نے انہیں صبح فون کر کے صورت حال سے آگاہ کیا۔ وہ بولے "میں نے گزشتہ شب ساری کارروائی ریڈیو پر سن لی تھی۔ تم نے درست موقف اختیار کیا۔ امریکنوں نے ہمیں بتا دیا تھا کہ اپنی جان چھڑانے کے لئے بے شک ہمیں برا بھلا کہہ دو"

(ص120-119)

ظفر اللہ خاں کا نائب

1960ء میں مجھے سر ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنا متبادل نمائندہ بنایا اس لئے فرسٹ پولیٹیکل کمیٹی اور سپیشل کمیٹی دونوں میں ان کے ساتھ جایا کرتا تھا اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی سیٹ سنبھالنی پڑتی تھی۔

(ص104)

پسینہ آنے لگتا ہے

"ریٹائرمنٹ سے پیشتر مجھے وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے بلوا بھیجا۔ فرمایا ہم آپ کو ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے طور پر بدستور رکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کو سپریم کورٹ بھیج کر واپس لاہور ہائی کورٹ لے آیا جائے تو کیسا رہے گا؟

میں نے جواب دیا "میں اس کیفیت میں واپس چیف جسٹس کے طور پر لاہور آنا نہ چاہوں گا۔ اگر آپ مجھے اس قابل سمجھتے ہیں کہ سپریم کورٹ میں میرا بطور جج تقرر ہو تو مجھے منظور ہے۔ لیکن واپس لوٹ کر اپنے کسی جونیئر رفیق کے چیف ججی کا حق مارنا مجھے ناپسند ہوگا۔

پھر فرمایا آپ اپنی جگہ چیف جسٹس بننے کی سفارش کس کے لئے کریں گے؟ میں نے کہا۔ میرے بعد سب سے سینئر جج سعد سعود جان ہیں۔ جو لائق بھی ہیں اور قابل ستائش بھی۔

مگر وہ تو قادیانی ہیں جونیجو نے اعتراض کیا۔

سر اول تو وہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ میں قادیانی نہیں ہوں۔ دوم وہ جمعہ کی نماز بھی ہمیشہ اسی جی او آر مسجد میں پڑھتے ہیں جہاں دیگر مسلمان پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر وہ قادیانی ہوں بھی تو کیا مذہبی عقائد کے سبب ان کی سنیارٹی اور میرٹ کو نظر انداز کر کے ان کا حق مارنا جائز ہے؟

اس سوال کا جواب جونیجو کے پاس کوئی نہ تھا۔

میری ریٹائرمنٹ کے روز ہی سے مجھے سپریم کورٹ کا جج مقرر کر دیا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ میں میرا رخصتی ریفرنس ہوا۔ میرے رفقاء نے بڑے تپاک اور محبت سے مجھے الوداع کیا۔ جسٹس سعد سعود جان کا تقرر بھی سپریم کورٹ کے جج کے طور پر کر دیا گیا۔ مگر انہیں اپنی لیاقت اور سنیارٹی کے باوجود لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے سے اس لئے محروم رکھا گیا کہ وہ قادیانی سمجھے جاتے تھے۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی منصب پر "غیر مسلم" کا استحقاق ہو تو اسے محروم رکھنا کہاں کا اسلام ہے؟ میں جب کبھی بھی اس بات پر غور کرتا ہوں تو ندامت سے مجھے پسینہ آنے لگتا ہے۔ ہمارے یہاں ماضی میں اپنی سنیارٹی کے لحاظ سے غیر مسلم ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے چیف جسٹس رہ چکے ہیں مگر وہ قائداعظم کی تعلیمات کا اثر تھا۔ اب پھر ضیاء الحق کے متعصب قسم کے اسلام کا نفاذ تھا۔ جس کے سامنے کوئی بول سکنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ کیونکہ ہم ضمیر کی آزادی سے محروم تھے۔ بلکہ بقول اقبال سلطانی، ملائی و پیر کا کشتہ بن چکے تھے۔ (ص194-195)

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

ڈاکٹر عبدالسلام داؤد رہبر اور میں نے مل کر پاکستان سوسائٹی قائم کی اور اس کے اجلاس ہونے لگے۔ ہم تینوں تو پوسٹ گریجوایٹس ریسرچ اسکالرز تھے۔ لیکن انڈر گریجوایٹس میں لیلیٰ اصفہانی جی معین الدین کے فرزند بوبی۔ جمیل نشتر اسلم اظہر محمد خان خاکوانی وغیرہ اور شاید سی ایس پی کے چند نوجوان تھے۔ (ص79)

سفارت خانہ کی وساطت سے پروفیسر حمید اللہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا وہ ایک نہایت ہی چھوٹے کمرے میں (جو کہ دراصل ایک گھر کی بیٹھک تھا) مقیم تھے۔ میں نے انہیں بھی جنرل ایوب خاں کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے پاکستان آنے سے صاف انکار کر دیا فرمایا

میں جب حیدر آباد (دکن) سے نکلا تو پہلے پاکستان میں آیا تھا۔ مگر یہاں کی یونیورسٹیوں کے باسیوں نے مجھے آباد ہونے نہیں دیا۔ میرے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا گیا جیسا ڈاکٹر عبدالسلام سے کیا گیا۔

(ص112)

قاضی محمد اسلم صاحب

شعبہ فلسفہ

گورنمنٹ کالج کے شعبہ فلسفہ کے سربراہ پروفیسر قاضی اسلم نے پروفیسر آربری سے خط و کتابت کر کے مجھے کیمبرج یونیورسٹی کے پیمبروک کالج میں داخلہ دلوا دیا۔ (ص62)

میرے نگران پروفیسر اے جے آربری تھے جو اس عہد کے معروف برطانوی اسلامک اسکالر تھے۔

(ص 72)

حقوق انسانی کی قراردادیں

(1984ء) اس سال مجھے حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام "مذہبی عدم رواداری" کے موضوع پر ایک سیمینار میں شرکت کے لئے جنیوا (سوئٹزرلینڈ) بھیجا۔ مجھے احساس تھا کہ اس

سیمینار میں پاکستان نے احمدی اقلیت سے متعلق جو قانون سازی کر رکھی ہے اس پر بین الاقوامی برادری کے سامنے کوئی نہ کوئی تسلی بخش جواب دینا پڑے گا۔ اس لئے میں نے وزارت خارجہ سے بریفنگ مانگی۔ مگر وہ مجھے کچھ نہ دے سکے۔ بلکہ جواب دیا کہ وزارت قانون سے پوچھوں۔ میں نے شریف الدین پیرزادہ صاحب سے رابطہ کیا۔ مگر وہاں سے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہ ملا۔ بالآخر میں نے سیمینار میں علامہ اقبال اور قائداعظم کے فرمودات کے حوالوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ بانیان پاکستان مذہبی رواداری سے متعلق کیا خیالات رکھتے تھے۔ مگر جنیوا میں احمدیوں کا مشن بھی سیمینار میں ابزرورز کے طور پر حصہ لے رہا تھا۔ انہوں نے مجھے احمدیوں سے متعلق جنرل ضیاء الحق کی مخصوص قانون سازی پر خوب لتاڑا۔ بلکہ مجھ سے بین الاقوامی برادری کے روبرو اپیل کی کہ اپنی حکومت کو علامہ اقبال اور قائداعظم کے مذہبی رواداری سے متعلق اصول اپنانے کی تلقین کروں میرا موقف یہی تھا کہ یہ قانون سازی احمدی برادری کے خلاف نہیں بلکہ ان کے تحفظ کی خاطر کی گئی ہے تاکہ وہ مسلم اکثریت کے غیظ و غضب کا نشانہ نہ بنیں۔ مگر بین الاقوامی برادری نے میرے دلائل مسترد کر دیئے۔ اور اس مسئلہ پر جو بھی قراردادیں پاس ہوئیں۔ سب کی سب پاکستان کے خلاف تھیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ جنرل ضیاء الحق کے زمانے ہی سے بین الاقوامی برادری میں پاکستان کا امیج مذہبی طور پر ایک تنگ نظر اور متشدد ریاست کے طور پر ابھرا۔ میرے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا۔ کہ جب بانیان پاکستان کی نگاہ میں پاکستان کو ایک وسیع النظر اور روادار ریاست بننا تھا تو پھر مذہبی طور پر وہ تنگ نظر اور متشدد ریاست کیونکر بن گئی۔ (ص192)

بقیہ صفحہ 4

بہر حال اب انتظار تھا اس وقت کا جب کہ خدا، وعدوں کو پورا کرنے والا خدا ہماری نصرت کو کیسے آتا ہے؟ ساری رات ہزاروں لوگ دعاؤں اور نوافل میں مصروف گریہ کناں اپنے رب کریم کے حضور اپنے سینوں کے داغ دکھاتے عرض کر رہے تھے، دعا کر رہے تھے۔ ہمارے اس واسطے کی لاج ہمارے حی وقیوم خدا نے خوب رکھی۔ ایک عرب شاعر نے یا تو قبائلی عصبیت میں آ کر یا مبالغہ آمیزی کرتے ہوئے بے جا فخر و غرور میں آ کر ایسا شعر کہا تھا۔ مگر وہ اس تناظر میں صرف ان مواقع پر صادق آتا ہے۔ کہتا ہے

اذا خلا سید منا قام سید

قؤول لما قال الكرام فعول

کہ جب بھی ہمارے سرداروں میں سے کوئی سردار کوچ کر جاتا ہے تو اس کی جگہ ایک اور سردار اس کی جگہ لے لیتا ہے اور وہ پہلے معزز لوگوں کی طرح ہی کہتا اور عمل کرتا ہے۔

نئی خلافت کو آسمان سے اترتا دیکھ کر خوف امن میں بدلا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے..........تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے“

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص305)

حضور کے آخری خطوط میں سے ایک خط میں آپ نے خاکسار کو یہ نصیحت فرمائی کہ تم دو دعائیں کثرت سے کیا کرو۔

(1) ربِّ زدنی علماً

(2) ربنّا ارنا حقائق الاشیاء

نصیحت کا ایسا دلربا انداز کہ میں نے اس کو اپنا شیوہ بنا لیا۔ آپ کا ذکر ہمیشہ لسان صدق بن کر ہمارے دل میں دھڑکے گا اور سانسوں میں مہکے گا۔

اے جانے والے ہم تجھے یہی کہہ کر اپنے سے جدا کرتے ہیں مگر یاد رکھنا کہ خدا کی قسم تو ہم میں موجود رہے گا۔ تیری یادیں ہماری زندگیوں کا اثاثہ و سرمایہ ہیں۔ اے جانے والے ہمیں بھی اپنے محبوبوں کی محافل میں یاد رکھنا۔ اور اے آنے والے ہم تیری وفا کا دم بھرتے ہیں اور تیری اطاعت میں خود کو گم کر دینے کا عہد کرتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34858 میں بلال اکرم ولد محمد اکرم قوم کھوکھر جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بلال اکرم ولد محمد اکرم میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم والد موصی گواہ شد نمبر 2 طارق محمود ولد ڈاکٹر نذیر احمد سجاد کھنڈ ضلع حیدر آباد سندھ

مسل نمبر 34859 میں حما اکرم بنت محمد اکرم قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ حما اکرم بنت محمد اکرم میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں محمد رفیق احمد ارائیں ولد مولوی کرم الٰہی میر پور خاص سندھ

مسل نمبر 34860 میں رشیدہ بیگم بیوہ چوہدری منیر احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 24-11-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 5 گرام مالیتی -/3075 روپے۔ 2۔ ترکہ والدہ محترمہ زرعی زمین واقع چک نمبر 225 ر۔ب ضلع فیصل آباد میں سے حصہ رقبہ ایک کنال ساڑھے آٹھ مرلے مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ رشیدہ بیگم بیوہ چوہدری منیر احمد میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم ولد بشیر احمد جاٹ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ارائیں ولد مولوی کرم الٰہی میر پور خاص سندھ

> ✿ جب تک کسی میں تین صفتیں نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے۔ اور وہ صفتیں یہ ہیں۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ (حضرت مسیح موعود)

مسل نمبر 34861 میں جمیل احمد شہزاد ولد چوہدری نذیر احمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 170/10-R ضلع خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 21-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمیل احمد شہزاد ولد چوہدری نذیر احمد 170/10-R ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 محمد احمد فیض وصیت نمبر 16589 گواہ شد نمبر 2 محمد صادق ولد خلیل احمد صاحب مرحوم 170/10-R ضلع خانیوال

مسل نمبر 34862 میں یوسف سلیم شاہد ولد صوفی محمد شریف قوم منہاس پیشہ واقف زندگی عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-12-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3834 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد یوسف سلیم شاہد ولد صوفی محمد شریف 79 نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرزاق بٹ ولد غلام محمد کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 2 سلطان بشیر طاہر ولد سلطان محمود فیکٹری ایریا ربوہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیمینار یوم خلافت

مورخہ 26 مئی 2003ء بروز سوموار بعد نماز عصر ایوان محمود ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام یوم قدرت ثانیہ کے حوالے سے ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب قائم مقام صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے کی۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں، مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو مفید معلومات سے آگاہ کیا۔ دو گھنٹے سے زائد جاری رہنے والی یہ علمی نشست دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ 1500 کے قریب خدام ربوہ نے اس نشست سے استفادہ کیا۔

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ایک عزیزہ محترمہ راعنا سعود صاحبہ اہلیہ مکرم سعود احمد سونگی کینیڈا میں شدید بیمار ہیں۔

مکرم سید ناصر احمد ہاشمی صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم نصیر احمد وڑائچ صاحب نیوسیٹلائٹ ٹاؤن چک 46 شمالی سرگودھا کے بیٹے مکرم عطاء المنان بابر صاحب وڑائچ ساکن جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ طلعت ظفر صاحبہ بنت مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب چیمہ آف چک نمبر 88 شمالی سرگودھا حال ساکن فیصل آباد بعوض اڑھائی ہزار ''یورو'' حق مہر پر مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے مورخہ 18 مئی 2003ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر کیا۔ مکرم عطاء المنان بابر صاحب مکرم چوہدری محمد خاں صاحب نمبردار مرحوم آف شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات کا پوتا ہے۔ جبکہ مکرمہ طلعت ظفر صاحبہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب چیمہ فیصل آباد کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے فریقین اور جماعت کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خود کما کر کھاؤ

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

ماں باپ سنگدل ہو کر اپنے بیکار لڑکوں کو کہہ دیں کہ ہم نے تمہیں پالا پوسا ہے۔ اب تم جوان ہو۔ جاؤ اور خود کما کر کھاؤ۔ بیشک یہ سنگدلی ہے مگر اس پیار اور محبت سے ہزار درجہ بہتر ہے جو بیکاری میں مبتلا رکھتی ہے۔ (خطبہ جمعہ 29 نومبر 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

ولادت

مکرم طارق بشیر صاحب صدر شعبہ ریاضی ٹی آئی کالج ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 مئی 2003ء کو شادی کے سات سال بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمد سالک عطا فرمایا تھا۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم بشیر احمد صاحب شمس دار العلوم شرقی نور کا پوتا، مکرم پروفیسر منصور احمد صاحب مرحوم آف گجرات کا نواسہ اور مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب حال تنزانیہ کا بھتیجا ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد خورشید قریشی صاحب سیکرٹری مال وزعیم انصار اللہ پنڈی دھوتھڑاں تحصیل پھالیہ لکھتے ہیں کہ: مورخہ 16 مئی 2003ء بروز جمعہ مکرم اقبال احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈی دھوتھڑاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ اگلے دن مورخہ 17 مئی 2003ء کو مکرم منیر احمد صاحب شمس مربی ضلع منڈی بہاؤ الدین نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

دعائیہ تقریب

امسال نیشنل کالج ربوہ کی ایم اے (اکنامکس، انگلش) کی طالبات کے پہلے بیچ کا نتیجہ خدا کے فضل وکرم سے 100 فیصد رہا۔ اس سلسلہ میں ایک دعائیہ تقریب 22 مئی 2003ء کو کالج میں منعقد کی گئی۔ جس میں معزز مہمانوں نے کالج اور اس کی طالبات کو مبارکباد دی اور اس علم کو عملی زندگی میں استعمال کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے!

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں؟ اتنی کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کرسکیں!

☆ کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں؟ اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں۔ آپ کے سامنے آپ کا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

☆ کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں؟ گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں۔ سارا سارا دن پھر سکتے ہیں اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

☆ کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں؟ جس کے معنی ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھ رہنا۔ (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا۔ (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا۔

☆ کیا آپ سفر کر سکتے ہیں؟ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو؟ دشمنوں اور مخالفوں میں، ناواقفوں اور ناآشناؤں میں! دنوں، ہفتوں، مہینوں۔

☆ کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے۔ وہ پہاڑوں کے کاٹنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کیا آپ اس قربانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں؟

☆ کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں؟ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اس کی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو آپ کسی کی نہ مانیں کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں۔ آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا (مربی) اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے ایک بندہ کو آپ کی تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے شہر میں، اپنے محلہ میں، اپنے گھر میں، اپنے دل میں!!!

(مرسلہ نظارت صنعت وتجارت)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	30۔مئی	زوال آفتاب	12-06
جمعہ	30۔مئی	غروب آفتاب	7-10
ہفتہ	31۔مئی	طلوع فجر	3-24
ہفتہ	31۔مئی	طلوع آفتاب	5-02

پنجاب اسمبلی کے باہر ارکان پر لاٹھی چارج

پنجاب اسمبلی کے باہر لگاتار دوسرے روز قائد حزب اختلاف قاسم ضیاء سمیت 38۔ارکان کو اسمبلی کی عمارت میں داخل ہونے سے پہلے گرفتار کر لیا گیا اور پانچ گھنٹے پولیس کی حراست میں رکھنے کے بعد رہا کر دیا گیا۔ پولیس نے مردوں کے علاوہ خواتین ارکان پر بھی تشدد کیا اور پنجاب اسمبلی کے باہر ارکان پر لاٹھی چارج بھی کیا گیا۔

پاکستان ایٹمی قوت کم نہیں کریگا وزیر دفاع راؤ سکندر اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان کبھی ایٹمی قوت کم نہیں کرے گا۔ دفاعی بجٹ میں اضافے کا عندیہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس معاملہ میں وہ یقین دلاتے ہیں کہ پاکستان بھارت سے پیچھے نہیں رہے گا۔ دفاعی بجٹ کا انحصار بھارتی رویہ پر ہے وہ جو کچھ کریں گے ہم بھی کریں گے۔ مسلح افواج کی تمام ضروریات پوری ہو رہی ہیں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی جائے گی۔

مذاکرات ناکام ہوئے تو ریٹائر ہو جاؤں گا بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ اگر پاکستان کے ساتھ مذاکرات کی تیسری اور آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی تو وہ ریٹائر ہو جائیں گے۔ ایک جرمن روزنامے کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا ایسی صورت میں مجھے اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے گی۔ بی بی سی کے مطابق انہوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ کیا وہ اپنے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے یا پھر سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر لیں گے۔ انہوں نے کہا ان کا صدر مشرف سے فوری طور پر ملاقات کا کوئی ارادہ نہیں۔ تاہم میں ان سے بات چیت کیلئے تیار ہوں۔

اسرائیل کے خلاف حملے راتوں رات بند نہیں ہو سکتے اسرائیل کے خلاف فلسطینیوں کے حملے راتوں رات مکمل طور پر ختم نہیں کئے جا سکتے۔ یہ بات فلسطینی وزیراعظم محمود عباس نے ایک اسرائیلی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا ہم حملوں کو روکنے کیلئے سب کچھ کریں گے۔ اور ہمیں توقع ہے کہ ہم اس میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔ بہت قلیل عرصے میں حملوں پر سو فیصد قابو پانا ممکن نہیں۔ مغربی کنارے میں فلسطینیوں کی سیکیورٹی سروسز کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے جبکہ غزہ کے علاقے میں بھی 70 فیصد سکیورٹی سروسز تباہ ہو چکی ہیں۔

اپوزیشن کو ایوان کا ماحول خراب نہ کرنے دیں وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اقتدار کے طور پر اپنے ممبران اسمبلی اور وزراء سے کہا ہے کہ وہ پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے صبر و تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کریں۔ اور اپوزیشن اراکین کے سخت اور تیز حملوں کی پرواہ نہ کریں تاہم انہیں ایوان کا ماحول خراب نہ کرنے دیں۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی تازہ رپورٹ ایمنسٹی انٹرنیشنل دنیا بھر میں انسانی حقوق کے خلاف ہونے والے اقدامات اور کارروائیوں پر نظر رکھنے والا ادارہ ہے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ گزرے سال کے دوران عراق کے خلاف جنگ بین الاقوامی ایجنڈے پر حاوی رہی لیکن دنیا کے مختلف حصوں مثلاً کوئی ڈی لیورا، کولمبیا برونڈی، چیچنیا اور نیپال میں انسانی حقوق اور انسانی جانوں کی جو بھاری قیمت ادا کی گئی وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہی۔ افغانستان میں جنگ کو ختم ہوئے اٹھارہ مہینے گزر چکے ہیں لیکن لاکھوں افغان باشندوں کو غیر محفوظ مستقبل کا سامنا ہے۔ اس رپورٹ میں افریقہ اور پاکستان کے بعض مسائل کو بھی تفصیلی بیان کیا گیا ہے۔

ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال رکھے جائیں گے امریکی صدر جارج بش کی صدارت میں ہونے والے اعلیٰ سطح کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ وارننگ کے باوجود ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات بحال رکھے جائیں گے۔ وائٹ ہاؤس میں ہونے والے اس اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ایران کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل نہیں کی جائے گی۔

کھاد سستی اور کپاس مہنگی ہوگئی کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 2003-04 کیلئے کپاس کی قیمت 800 روپے سے بڑھا کر 850 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کر دی ہے۔ اسی اجلاس میں کھاد کی قیمت میں کمی کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

عزیز احمد خان کی بھارت نے منظوری دے دی بھارت نے عزیز احمد خان کی پاکستان کے ہائی کمشنر کے طور پر تقرری کی باضابطہ منظوری دے دی ہے۔ جس کے بعد ان کو پاکستان کی طرف سے نئی دہلی میں باقاعدہ طور پر ہائی کمشنر مقرر کر دیا گیا ہے۔

باوردی صدر اور ایل ایف او منظور ہیں۔

پنجاب اسمبلی پنجاب اسمبلی میں حکومتی بنچوں کی طرف سے باوردی صدر اور ایل ایف او کے حق میں ایک قرارداد منظور کر لی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے کہا کہ صدر مشرف پانچ سال تک باوردی صدر رہیں گے اور یہ پاکستان کیلئے مفید ہے۔

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213066

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان شجر کاذ یجی ٹیبل ڈیزائن کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شویرا ہوٹل
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

خالد کمپوزنگ سنٹر
ہر قسم کی اردو، انگریزی اور عربی کی معیاری کمپوزنگ کیلئے تشریف لائیں
خوبصورت شادی کارڈ کی ڈیزائنگ و پرنٹنگ کا قابل اعتماد ادارہ

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
3 کمرے، کچن باتھ، صحن، گیس، بجلی، پانی کی سہولت
رابطہ: نوید انجم 9/41 فیکٹری ایریا ربوہ فون 213987

احباب مطلع رہیں
مجھے شکایت ملی ہے کہ میرے بعض ملازمین میرا نام لے کر قرضہ حاصل کر لیتے ہیں۔ میری طرف سے واضح رہے کہ کوئی دوست میرے نام پر کسی کو کوئی رقم یا ادویات وغیرہ نہ دیں۔ شکریہ
مرزا مجید احمد
''الفارس'' دارالصدر غربی ربوہ

ناصر نایاب کلاتھ
پردوں کی سلائی مفت کے بعد
اب لان کے سوٹوں کی سلائی بھی مفت
گلی نمبر 1 ریلوے روڈ ربوہ فون 04524-213434

ضرورت ڈرائیور
لاہور میں ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ لاہور کا رہائشی ہو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ رہائش کا انتظام ڈرائیور کا اپنا ہوگا۔ تنخواہ معقول ہوگی

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
مناسب قیمت پر دستیاب ہیں
فون: 04524-213156
فیکس: 212299
کیمرج میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

CHILDREN BROUGHT UP THROUGH HOMOEOPATHIC TREATMENT ARE HEALTHY
INTELLIGENT AND STRONG
DR. MANSOOR AHMAD
D.583.FAISAL TOWN LAHORE, PH:5161204

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29